جموں اینڈ کشمیر فکشن رائٹرس گلڈ کا قیام

گلڈ کی تقریب میں نامور افسانہ نگاروں نے شرکت کی

سرینگر/ ریاست کے بعض نامور فکشن رائٹرس کی طرف سے جموں اینڈ کشمیر فکشن رائٹرس گلڈ کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ ۲۸؍جون کو ایک مقامی ہوٹل میں گلڈ کی ایک تقریب منعقد ہوئی جس کی صدارت پنجابی اور اردو کے نامور افسانہ نگار خالد حسین نے کی جبکہ تقریب کے مہمانِ خصوصی کہنہ مشق افسانہ نگار نور شاہ تھے۔ تقریب میں دیپک کنول اور وحشی سعید نے اردو زبان میں ''وہ زلیخا'' اور ''میر پور کا چاند'' پیش کئے جبکہ مشتاق احمد مشتاق نے کشمیری میں ''متحرآب'' پیش کیا۔ ان افسانوں پر بعد میں بحث و مباحثہ بھی ہوا۔ خالد حسین نے اپنی صدارتی تقریر میں محفل میں پیش کئے گئے افسانوں پر اپنے تاثرات پیش کئے اور ساتھ ہی گلڈ کی کوششوں کو سراہا۔ تقریب میں غلام نبی شاہدؔ، مشتاق مہدی، نیلوفر ناز نحوی، ڈاکٹر نکہت نذر، سلیم سالک، ڈاکٹر معروف شاہ، ڈاکٹر مدثر احمد، رحیم رہبر، ارشاد شمسی، ڈاکٹر مشتاق حیدر، طارق شبنم، ڈاکٹر محمد افضل، غلام محمد اور ولی محمد خوشباش شامل تھے۔ تقریب کی صدارت ناصر ضمیر نے انجام دی۔

☆☆☆

وسط ایشیائی کی ثقافت اور ادب کے کشمیر پر گہرے نقوش......گورنر این این ووہرا

کشمیر یونیورسٹی میں منعقدہ دوروزہ کانفرنس میں تاجکستان کے سفیر سمیت سرکردہ عالموں اور فاضلوں کی شرکت

سرینگر/کشمیر کی ثقافت اور علمی روایات پر وسط ایشیاء کے اثرات کے موضوع پر کشمیر یونیورسٹی کے وسطِ ایشیائی مطالعاتی مرکز اور کشمیر سوسائٹی کی جانب سے دو روزہ کانفرنس کا اہتمام کیا گیا۔ یہ تقریب کشمیر یونیورسٹی میں منعقد ہوئی اور کانفرنس کا افتتاح ریاست کے گورنر شری این این ووہرا نے کیا۔ اس موقع پر تاجکستان کے سفیر سید بیگ اور دانشوروں کی ایک کہکشاں موجود تھی۔ اپنے خطبۂ استقبالیہ میں سابق ناظم اطلاعات اور کشمیر سوسائٹی کے چیئرمین خواجہ فاروق رینزو نے وسط ایشیاء اور کشمیر کے قدیم روابط پر روشنی ڈالی۔ کشمیر یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر علی محمد شاہ نے اپنی تقریر میں کشمیر کو علم و دانش کا مرکز قرار دیتے ہوئے وسطی ایشیا کے علم، فکر و تحقیق اور عظیم صوفیائے کرام کے کنٹری بیوشن پر روشنی ڈالی۔ وسطِ ایشیائی مطالعاتی مرکز کے ڈائریکٹر پروفیسر غلام نبی خاکی نے اپنے شعبے کی کارکردگی پر روشنی ڈالی۔ گورنر شری این این ووہرا نے اپنے خطاب میں کہا کہ کشمیر علم و ادب کا گہوارہ رہا ہے اور وسطی ایشیائی ادب نے کشمیر کے ادب اور علم کو وسعت دینے میں اہم رول ادا کیا ہے۔ تاجکستان کے سفیر سید بیگ نے اپنی تقریر میں کہا کہ مولانا رومی اگرچہ تاجکستان میں پیدا ہوئے لیکن اُن کے خیالات نے دُنیا بھر کے ادب پر اپنی گہری چھاپ چھوڑ دی۔ اُنہوں نے کہا کہ حضرت بلبل شاہ جو کشمیر کے اوّلین صوفیا میں سے تھے اگرچہ کاشغر ترکستان سے تھے لیکن وہ تاجکستان میں بھی اتنے ہی مشہور ہیں جتنے کہ کشمیر میں۔ اُنہوں نے کہا کہ عظیم مبلغ اور صوفی حضرت میر سید علی ہمدانی جو کئی بار کشمیر تشریف لائے، کا روضہ شریف تاجکستان ہی میں ہے۔ کانفرنس میں وسطِ ایشیا کے موضوع پر مہارت رکھنے والے کئی محققین نے مقالے پیش کئے جن پر بعد میں سیر حاصل بحث کی گئی۔ کانفرنس میں زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے لوگوں کی ایک کثیر تعداد موجود تھی۔

☆☆☆

پروفیسر رام ناتھ شاستری جنم صدی کے سلسلے میں یادگاری تقریب کا اہتمام

ڈوگری سنستھا اور اکیڈیمی کی طرف سے شاندار خراجِ تحسین

جموں/ ڈوگری زبان کے سرکردہ ادیب، قلمکار اور شاعر پروفیسر رام ناتھ شاستری کے صد سالہ یوم ولادت کے سلسلے میں ڈوگری سنستھا اور جموں اینڈ کشمیر اکیڈیمی آف آرٹ، کلچر اینڈ لینگویجز کے اہتمام سے کے ایل سہگل ہال میں ایک خصوصی تقریب کا انعقاد کیا گیا جس میں مختلف زبانوں سے تعلق رکھنے والے سرکردہ ادیبوں اور قلمکاروں نے پروفیسر رام ناتھ شاستری کو شایانِ شان گراجِ تحسین پیش کیا۔ اس موقع پر شیلندر سنگھ کو پہلا رام ناتھ شاستری یادگاری ایوارڈ دیا گیا۔ پروگرام کے دوران اکیڈیمی کی طرف سے قریب سات سو صفحات پر مشتمل خصوصی طباعت ''پروفیسر رام ناتھ شاستری......سماگرار چناولی'' کی روسم رونمائی بھی انجام دی گئی۔ پروگرام کے دوران پروفیسر رام ناتھ شاستری کی شعری تخلیقات پر مبنی موسیقی کی محفل بھی آراستہ کی گئی۔ ڈوگری کی سرکردہ ادیبہ پروفیسر وید کماری گھئی پروگرام کی مہمانِ خصوصی تھیں جبکہ پروفیسر نیلامبر دیو شرما نے پروگرام کی صدارت کی۔ آل انڈیا ریڈیو کے ڈائریکٹر رنگیلا ٹھاکر تقریب کے مہمانِ ذی وقار تھے۔ پروفیسر رام ناتھ شاستری یادگاری ایوارڈ پروفیسر رام ناتھ شاستری کے اہلِ خانہ نے قائم کیا ہے اور یہ اُس مصنف کو دیا جائے گا جس نے ڈوگری میں بہترین کتاب تحریر کی ہو۔ رواں سال اس مقصد کے لئے قائم کی گئی کمیٹی نے ۲۰۰۹ء میں شیلندر سنگھ کے تحریر کردہ ناول کو اس انعام کا مستحق قرار دیا ہے جس کے لئے ناول نگار کو اکیس ہزار روپے نقد، ایک شال اور ایک توصیف نامہ دیا جائے گا۔ تقریب میں ڈاکٹر اوم گوسوامی نے پروفیسر رام ناتھ شاستری کی حیات اور خدمات پر مبسوط مقالہ پیش کیا۔ موسیقی کے پروگرام میں سونالی ڈوگرا، سرگم پنت، اِندو بالا اور وویک موہن نے کلام رام ناتھ شاستری پیش کیا۔ موسیقی کے پروگرام میں سنجے پاشی نے گٹار، کرن ملہوترا نے طبلے اور امرپال سنگے نے وائلن پر گلوکاروں کے ساتھ سنگت کی۔ پروفیسر وید کماری گھئی نے اپنے خطاب میں پروفیسر رام ناتھ شاستری کی دور اندیشی اور اُن کے نظریات کی تعریف کی۔ پروفیسر نیلامبر دیو شرما نے اپنی تقریر میں کہا کہ پروفیسر رام ناتھ شاستری نے ڈوگری زبان سے وابستہ ادیبوں کی ایک پوری نسل کو اپنے مثبت نظریات سے متاثر کیا۔ اس سے قبل ڈوگری سنستھا کے صدر پروفیسر رام ناتھ شاستری نے مہمانوں کا استقبال کرتے ہوئے شاستری جی کی حیات اور خدمات کے مختلف گوشوں پر روشنی ڈالی۔ پروگرام کی نظامت کے فرائض راج کمار بہرو پیا نے انجام دیئے۔ تقریب کے اختتام پر اکیڈیمی کے ایڈیشنل سیکریٹری ہارون رشید نے شکریہ کی تحریک پیش کی۔

☆☆☆

۹؍روزہ کشمیر گرمائی سیاحتی میلے کے سلسلے میں مختلف تقاریب

ثقافتی پروگرام، دستکاریوں کی نمائش اور ایڈونچر سپورٹس کا انعقاد

سرینگر/ وادی مین زیادہ سے زیادہ سیاحوں کو راغب کرنے اور ان میں یہاں کے فنون اور دستکاریوں میں دلچسپی بڑھانے کے مقصد سے محکمہ سیاحت نے ۹؍روزہ کشمیر گرمائی سیاحتی میلے کا اہتمام کیا۔ اس میلے کا افتتاح سیاحت کے وزیر غلام احمد میر نے ۲۱؍جون کو کشمیر ہاٹ میں کیا۔ میلے میں دستکاریوں اور ہینڈلوم کے علاوہ کئی دیگر محکموں نے سٹال قائم کر رکھے ہیں۔ فیسٹول کے دوران رنگا رنگ ثقافتی پروگراموں کا بھی انعقاد کیا گیا اور سیاحوں کی تفریح کے لئے کئی تقریبات بھی رکھی گئیں تھیں۔ افتتاحی تقریب پر فائنانشل کمشنر صنعت و حرفت، کمشنر سیکریٹری ثقافت و سیاحت ظفر احمد بٹ، ڈائریکٹر محکمہ سیاحت کشمیر، ڈائریکٹر ہینڈی کرافٹس اور متعلقہ محکموں کے اعلیٰ آفیسران اور سیاحتی انجمنوں کے اراکین شامل تھے۔ افتتاحی تقریب پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے وزیر سیاحت غلام احمد میر نے کہا کہ سیاحتی میلے کا انعقاد ریاست میں سیاحت کو بڑھاوا دینے کے مقصد سے کیا گیا ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ اس سال ریکارڈ توڑ تعداد میں سیاح وارِدِ کشمیر ہوئے ہیں اور اُن کو یہاں کی ثقافت مہم جو کھیلوں کے انعقاد اور تفریحی سہولیات مہیا کرنے کی خاطر تمام تر وسائل بروئے کار لائے جا رہے ہیں۔ فیسٹول میں مختلف نوعیت کے مقابلے بھی منعقد کئے گئے جن میں نوجوانوں کی بھاری تعداد نے حصہ لیا۔☆

لیہہ کی تاریخی اور ثقافتی شان برقرار رکھنے پر بین الاقوامی سمپوزیم

قصبہ مختلف تہذیبوں کی آماجگاہ رہا ہے، ماہرین کا اظہارِ خیال

لیہہ/ ''لیہہ کے قدیم قصبے کی اہمیت اور اس کے تحفظ'' کے موضوع پر لیہہ میں ایک عالمی سطح کے سمپوزیم کا اہتمام کیا گیا جس کا مقصد علاقے کی تاریخی اور ثقافتی اہمیت آشکارا کرنے کے ساتھ ساتھ اس کو تحفظ فراہم کرنے کے مختلف طور طریقے پر غور کرنا تھا۔ یہ سمپوزیم ۱۴؍مئی کو لیہہ کے وسطِ ایشائی میوزیم میں ہوا جس میں ملک اور بیرون ملک کے متعدد سکالروں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ سمینار میں لیہہ قصبے کی تاریخی، مذہبی اور ثقافتی اہمیت کے مختلف پہلو اُجاگر کئے گئے اور بتایا گیا کہ ہمالیہ کے فلک بوس پہاڑیوں کی گود میں آباد اس قصبے کی منفرد اہمیت ہے جسے ہر صورت میں تحفظ فراہم کرنے کی ضرورت ہے۔ سمپوزیم کے دوران لداخ خود اختیاراتی کونسل کے چیف ایگزیکیٹو کونسلر رگزن سپلباز نے یقین دہانی کرائی کہ لداخ کے قدیم قصبے میں موجود عمارتوں کے تحفظ، اُن کی دیکھ ریکھ، قدیم گنپاؤں کے طرزِ تعمیر، وہاں موجود اشیاء اور اس سے جڑی اشیاء کی شناخت ہی پہلے ہی کی گئی ہے اور انہیں آئندہ نسلوں کے لئے محفوظ رکھنے کی خاطر اقدامات کئے جا رہے ہیں۔ اس مقصد کے لئے تمام تر وسائل بروئے کار لائے جا رہے ہیں۔ اُنہوں نے اس مقصد کے لئے مختلف ذرائع سے مالی امداد کی تفصیلات بھی فراہم کیں۔ ریاستی وزیر برائے شہری ترقی شری نوانگ رگزن جورا نے ''لداخ کی ثقافتی شناختیں اور لیہہ کے قدیم قصبے کی اہمیت'' کے عنوان سے ایک مقالہ پیش کیا جس میں اُنہوں نے لداخ کے قدیم قصبے کی تاریخی اور ثقافتی اہمیت اُجاگر کرنے کے لئے رائے عامہ منظم کرنے کی ضرورت پر زور دیا تاکہ اسے عوامی تحریک کی شکل دی جا سکے۔ اُنہوں نے کہا کہ ریاستی سرکار کی طرف سے ان علاقوں میں پانی، ڈرینج، سڑکوں اور دیگر شہری سہولیات فراہم کرنے کی طرف خاص توجہ دی جا رہی ہے۔ سمپوزیم میں عبدالغنی شیخ لداخی نے ''قدیم لیہہ قصبے کا ایک تاریخی تعارف'' کے عنوان سے مقالہ پیش کیا جس میں اُنہوں نے بتایا کہ لیہہ قصبہ ہمیشہ مختلف تہذیبوں کی آماجگاہ رہا ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ لیہہ قصبہ تاریخی شاہراہ ابریشم کی ایک اہم گزرگاہ تھا اور یہاں مختلف تہذیبوں اور فرقوں کے لوگوں کی آمد رفت تھی جنہوں نے اس قصبے کو بہت کچھ دیا ہے اور اس میں گونا گونیت آگئی ہے جو بطورِ خاص اسی سے منسوب ہے۔ منفرد ثقافت شناس شخصیت محمد سلیم بیگ نے اپنے مقالہ بعنوان ''لیہہ کے قدیم قصبے کی وراثتی اہمیت'' کے عنوان سے اپنے مقالے میں لیہہ کی طرزِ تعمیر میں کشمیری، وسطی ایشیاء اور تبت کے عناصر ہیں۔ اُنہوں نے کہا کہ اگر اس قصبے کی شانِ رفتہ بحال رکھنی ہے تو اس سلسلے میں منضبط قوانین پر سختی سے عمل کیا جانا چاہیئے۔ اس کے علاوہ جن ماہرین نے سمپوزیم میں اپنے خیالات کا اظہار کیا اُن میں ورلڈ ہیریٹج سنٹر کے سابق ڈائریکٹر منجایا نگ، اقوام متحدہ کے ذیلی ادارے یونیسکو کے بعض ماہرین، احمد آباد سٹڈی ایکشن گروپ کے اعزازی ڈائریکٹر وغیرہ شامل ہیں جنہوں نے لیہہ کے قدیم قصبے کی تاریخ، ثقافت اور اس کے تحفظ کے مختلف طور طریقوں پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ سمپوزیم کے حوالے سے قدیم قصبے کی اہمیت برقرار رکھنے پر زور دیا گیا۔

☆☆☆

ادبی مرکز کمراز کے انتخابات

عزیز حاجنی صدر اور محمد امین بٹ جنرل سیکریٹری بنائے گئے

سرینگر/ ۱۸؍جون کو ادبی مرکز کمراز کے سہ سالہ انتخابات کے عمل کی نگرانی جموں اینڈ کشمیر پبلک سروس کمیشن کے سابق چیئرمین محمد شفیع پنڈت اور ڈائریکٹر دور درشن کیندر شبیر مجاہد نے کی۔ ادبی مرکز کی طرف سے جاری کئے گئے بیان کے مطابق ڈاکٹر عزیز حاجنی کو پھر سے تین سال کی مدت کے لئے ادبی مرکز کمراز کا بلا مقابلہ صدر منتخب کیا گیا۔ نائب صدر کے لئے عتیقہ جی کو چن لیا گیا۔ نائب صدر دوم کے لئے فاروق رفیع آبادی کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔ تنظیم کے جنرل سیکریٹری کے لئے محمد امین بٹ کو چُن لیا گیا ہے۔ محمد احسن احسن تنظیم کے خزانچی کے عہدے کے لئے بلا مقابلہ منتخب کئے گئے ہیں۔ غلام نبی شاکر کا انتخاب بطور سیکریٹری کیا گیا۔ خورشید قریشی کو ووٹوں کی اکثریت کے ساتھ میڈیا سیکریٹری بنایا گیا ہے۔ سرکردہ ادیب اور شاعر پروفیسر رشید نازکی تنظیم کے تاحیات اعزازی سرپرست ہیں۔ یہ تنظیم کے چودھویں انتخابات تھے جس میں تنظیم کی تمام اکائیوں نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

آئی سی سی آر کے اہتمام سے شعری محفل آراستہ

اردو اور کشمیری شعراء نے اپنا کلام پیش کیا

سرینگر/ انڈین کونسل فار کلچرل ریلیشنز کی طرف سے ۲؍جون کو ایک شعری نشست آراستہ کی گئی۔ یہ تقریب آئی سی سی آر کے علاقائی دفتر واقع کرال سنگری میں منعقد ہوئی جس میں کشمیری اور اردو شعراء نے اپنا کلام پیش کیا۔ تقریب کی صدارت پروفیسر رحمٰن راہی نے کی۔ تقریب کے آغاز میں آئی سی سی آر کے ریجنل ڈائریکٹر پروفیسر ایاز رسول نازکی نے مہمانوں کا استقبال کرتے ہوئے آئی سی سی آر کی ادبی اور ثقافتی سرگرمیوں پر روشنی ڈالی۔ پروفیسر رحمٰن راہی نے اپنے صدارتی خطبے میں آئی سی سی آر کی کارکردگی کی۔ جن ممتاز شعرا نے مشاعرے میں اپنا کلام پیش کیا اُن میں غلام نبی خیال، فاروق نازکی، محمد زمان آزردہ، رفیق راز، رخسانہ جبین، شبنم عشائی، شفق سوپوری، نذیر آزاد، نگہت صاحبہ، شہناز رشید وغیرہ شامل ہیں۔ پروگرام کی نظامت کے فرائض شہناز رشید نے انجام دیئے۔

قرآنِ شریف کا دُنیا کی ۲۷؍بڑی زبانوں میں ترجمہ

موبائل فون سے ڈاؤن لوڈ بھی کیا جا سکتا ہے

جدہ/سعودی حکومت نے خانہ کعبہ کی زیارت کرنے والوں کے لئے خانہ کعبہ کے احاطے میں قرآن مجید کا دُنیا کی ۲۷؍بڑی زبانوں میں ترجمہ کرنے کی سہولت فراہم کی ہے۔ سعودی حکام نے گزشتہ دنوں ایک پریس کانفرنس میں اس بات کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ ہم نے ایک انتہائی جدید ٹیکنالوجی بروئے کار لائی ہے جس کی رُو سے سمارٹ فون کی مدد سے خانۂ کعبہ کے احاطے میں قرآنِ شریف کا ترجمہ مطلوبہ زبان مین ڈاؤن لوڈ کیا جا سکتا ہے۔ ان میں دیگر زبانوں کے ساتھ ساتھ تیلگو، سنہالی، سومالی اور چینی زبانیں بھی شامل ہیں۔ اس موقعے پر بتایا گیا کہ خانہ کعبہ کے احاطے میں مختلف زبانوں کے ترجمے کے ساتھ قرآن شریف کے تقریباً ۱۰؍لاکھ نسخے رکھے جائیں گے۔ ☆☆